ڈاکٹر حافظ محمد اجمل

ردِ عمل

صحافی اور عوام

میرا ایک صحافی دوست جسکی "قسمیہ" ہمدردیاں نواز شریف کے ساتھ ہیں، کل ملا تو اسکی کھسیانی ہنسی چھپائے نہ چھپ رہی تھی۔ میں نے پوچھا محترم اہل حق کے چہرے پر ہنسی کی یہ قسم کیوں؟

بولا۔ بس یونہی اپنی بے بسی کو عوام سے چھپانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

میں نے کہا۔ یہ نوبت کیونکر آئی؟

بولا میری رگوں میں ایک خالص مولوی کا خون دوڑ رہا ہے اور مشکل یہ آن پڑی ہے کہ میں ایک ایسے لیڈر کی قصیدہ خوانی کی قسم کھا چکا ہوں جو وعدہ کرتا ہے تو مکر جاتا ہے۔ جھگڑا کرتا ہے تو گالی دیتا ہے اور اختیارات مل جائیں تو ان میں خیانت کرتا اور انکا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ اور میری ڈیوٹی لگاتا ہے کہ تم ان مولویوں کی خبر لیتے رہا کرو مگر جب بھی میں مولویوں کے بارے میں کچھ لکھتا ہوں تو میری "حقانیت" اور "قاسمیت" میں جنگ شروع ہو جاتی ہے اور حقانیت جب اس جنگ میں غالب آنے لگتی ہے تو قاسمیت چہرے پر آ کے مسکرانے لگتی ہے مثلاً جب میں "نمازی اور امام" والا کالم لکھ رہا تھا تو!

قاسمیت! دیکھو قاضی کیا کر رہا ہے۔ سنو! فضل الرحمن کیا کہہ رہا ہے۔

دیکھو دیکھو یہ مولوی بے نظیر کی جھولی میں جا گرے

جو سودی نظام کی حامی ہے۔ عورت ہے و فحاشی اور عریانی کو فروغ دے رہی ہے۔ ڈھونڈو ان مولویوں کا اسلام اب کدھر گیا؟

حقانیت: ارے قاسمی یہ بی بی اسلام کو کیا جانتی ہے۔ اس نے کل ہی تو کہا تھا اللہ ظالم ہے جس نے ایسی وحشیانہ سزاؤں کا حکم دیا۔ انصاف پسند نہیں کہ عورت کی گواہی کو آدھا کہا ہے اور سود کو غلط کہا تو قطعاً نامناسب بات ہے۔ فحاشی اور عریانی سے منع کرنا تو بنیادی انسانی حقوق میں مداخلت ہے (نعوذ باللہ)

قاسمیت: دیکھو پھر بھی یہ مولوی بے نظیر کے حامی بنے ہوئے ہیں۔

حقانیت: مگر یہی بھٹکے ہوئے مولوی کل تیرے نواز شریف کے ساتھ تھے جو ہر جلسے اور میٹنگ میں وعدہ کرتا تھا کہ میں شریعت نافذ کروں گا مگر اسی نواز شریف نے جب حرمت سود کے خلاف اپیل دائر کر کے ان بھٹکے ہوئے مولویوں کو اور بھٹکا دیا تو وہ سیدھے بے نظیر کی جھولی میں جا گرے اور اب........ اے قاسمی! تو ان بھٹکے ہوئے مولویوں کو رگیدنے کی کوشش میں عوام الناس کو ان ہزاروں علماء حق سے بھی متنفر کرتا پھرتا ہے جن کی زندگیاں سرتا پا حق کی دعوت ہیں اور اگر آج تیرا باپ زندہ ہوتا تو یقیناً علماء کے اس گروہ میں شامل

(بقیہ صـ۶۲ پر دیکھیں)